فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(اگر تم خود نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو)

اَلْاِفَاضَاتُ السَّنِيَّه

اَلْمُلَقَّبُ بِهٖ

فتاویٰ مہریہ

مجدّدِ دین وملّت، فاتحِ قادیانیت حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہ العزیز

باایماء

حضرت پیر سیّد غلام محی الدین گیلانی قدس سرہ العزیز

باہتمام

حضرت پیر سیّد غلام معین الدین گیلانی قدس سرہ العزیز

حضرت پیر سیّد شاہ عبدالحق گیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین گولڑہ شریف

Butt

بار	پنجم
تعداد	۴۰۰۰
مقامِ اشاعت	گولڑہ شریف
تخریج	علامہ سیّد ظفر علی شاہ، علامہ اختر حبیب اختر
گرافک ڈیزائنر	محمد نعیم
پروف ریڈنگ	شیخ الحدیث علامہ مشتاق احمد چشتی، قاری غلام محی الدین
مطبع	پرنٹنگ پروفیشنلز، لاہور فون 042-37553711
ہدیہ	200 روپے

شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ جولائی 2010ء

ملنے کا پتہ

کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

ردِّ مرزائیت:۔

۱۹۰۰ء کے قریب جبکہ ختمِ نبوّت جیسے مسلّمہ عقیدۂ اہلِ اسلام میں مختلف تاویلات کے ذریعے سے مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں میں اختلافات کا ایک طوفان کھڑا کیا۔اور حضرت مسیح ابنِ مریمؑ جن کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور واپس قربِ قیامت میں تشریف لانے کے متعلق کتاب وسنت اور اجماعِ امت کے دلائلِ متواترہ موجود ہیں،ان کی کرسی کو اپنے لئے خالی کرنے کی کوششِ بے سود کی۔تو اس خطرناک تحریک کو مٹانے میں جس طرح آنجنابؒ نے کارہائے نمایاں کئے وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔تقریر وتحریر ہر لحاظ سے امتِ مسلمہ کے اس متفقہ عقیدے کو آپؒ نے دوبارہ ایسا اظہر من الشّمس کیا کہ مخالفین کو اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہی۔اور اظہارِ حق کے لئے یہاں تک جرأت مندانہ اقدام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس معاملہ میں اختلاف کرنے والے بھی سفید کاغذ میدان میں رکھ دیں اور میں بھی رکھ دیتا ہوں۔جس کے کاغذ پر خود بخود غیبی تحریر ہو جائے وہی سچا سمجھا جائے گا۔دنیا جانتی ہے کہ آپ کے اس واضح چیلنج کو سن کر مخالفین دم بخود رہ گئے اور میدانِ مناظرہ میں آنے کی جرأت بھی نہ کر سکے۔کتاب شمس الھدایۃ در بارۂ اثباتِ حیاتِ مسیحؑ اور سیفِ چشتیائی وغیرہ آپ کی تصنیفات اس معاملہ کی زندہ مثالیں ہیں۔

ردِّ نجدیّت:۔

جب بارہویں صدی کے مشہور نجدی لیڈر محمد بن عبد الوہاب نجدی نے توحید کی آڑ میں ذواتِ مقدسہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے متعلق نامناسب خیالات کا اظہار کیا اور حرمین شریفین کے اہالیان کے خون اور مال سے کھیلنا شروع کیا۔جس کی تعلیمات کے اثرات سے متاثر ہو کر بعض لوگوں نے یہاں بھی وہی سلسلہ شروع کیا اور ایک زبردست اختلاف اور فتنہ مسلمانوں میں برپا ہونے لگا۔تو آپؒ نے اس معاملہ میں نہایت ہی اعتدال اور انصاف کے ساتھ ان تمام مسائل پر اپنی مشہور کتاب ''اعلاء کلمة الله فی بیان وما اهل به لغیر الله'' تصنیف فرما کر امتِ مسلمہ پر بڑا احسان فرمایا۔کتاب مذکور کے اندر غور کرنے سے اس معاملہ کے تمام پہلو سامنے آجاتے ہیں اور ایک منصف اور حق پرست انسان کے لیے بجز تسلیم کے چارہ نہیں رہ جاتا۔توسل،نذر ونیاز،سماع موتی اور علمِ غیب وغیرہ مسائل پر آپ نے ایسے محققانہ انداز میں قلم اٹھایا کہ

بڑے بڑے دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں۔ آخر کتاب میں مسئلہ تکفیر کے متعلق آپؒ نے نہایت ہی متکلمانہ تحقیق فرمائی ہے جس کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آج کل جیسا کہ تکفیر بازی کا بازار گرم ہے یہ اسلام میں کس حد تک معیوب ہے اور بغیر کسی خاص شرعی وجہ کے کسی مسلمان کو کافر کہنے کے کس قدر خطرناک نتائج ہیں۔

آپؒ کے بارہ سوالات:۔

آنجنابؒ کے اس قسم کے نجدیت سوز کارناموں کو دیکھ کر اس مشن کے بعض ہوا خواہوں نے بجائے دلائل کا جواب دینے کے سب وشتم اور گالی گلوچ کا رستہ اختیار کیا۔ مشاہیر اولیاء کرام جیسے محی الدین ابن عربیؒ وغیرہ کے خلاف کفر تک کا فتویٰ لگانے سے بھی دریغ نہ کیا اور دس مشکل سوالات مختلف علوم سے شائع کرا کے اعلان کیا کہ پیر صاحب یا دیگر علماء اہلسنت ان کا جواب دیں۔ آپؒ نے اثنائے سفر میں صرف چند گھنٹوں کے اندر فقط ان دس سوالات کے جوابات پر ہی اکتفاء نہ فرمایا بلکہ اپنی طرف سے اسی نوعیت کے پورے ایک سو ایک (۱۰۱) سوال تیار فرمائے۔ لیکن ان میں سے فقط بارہ سوالات شائع فرما کر آخر میں یہ تحریر فرمادیا کہ ''چونکہ جواب سے جواب ہی ہوگا لہٰذا اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے'' جب اتنی بڑی جماعت کے خلاف اس قدر زبردست پیشین گوئی کرنے سے بعض احباب نے اظہارِ پریشانی کیا تو فرطِ جوش میں آ کر فرمایا کہ ''اگر وہ لوگ کسی بھی سوال کا جواب لکھ دیں تو جن انگلیوں سے میں نے سوالات لکھے ہیں وہ کٹوا دوں گا'' چنانچہ آپؒ کا ارشاد حرف بحرف سچا ہوا۔ یار لوگوں نے اپنے نجدی ہم خیال لوگوں کے تعاون سے ہر ممکن کوشش کی مگر جوابات پر قادر نہ ہو سکے۔ جناب قاری عبداللہ جو مکہ شریف میں مقیم تھے ان سے معلوم ہوا کہ جب آپؒ کے سوالات وہاں حجاز شریف میں پہنچے۔ تو علماء حجاز کے متعدد اجلاس ان کے حل کے لیے منعقد کیے گئے مگر بجز حیرت کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ آنجنابؒ کے ان سوالات وجوابات کو دیکھ کر فقط ہندوستان ہی نہیں بلکہ ممالک عربیہ عراق، مصر اور ترکستان تک کے علماء کرام عش عش کر اُٹھے یہ سب ذخیرہ رسالہ ''الفتوحات الصمدیہ'' میں طبع ہو کر آج تک منظرِ عام پر جلوہ فرما ہے۔

آنجنابؒ کی اعتدال پسندی:۔

علاوہ ازیں شیعہ سنی اور مقلّد غیر مقلّد کے مابین اختلافات کے وجوہ اور ہر فریق کے بعض متعصبانہ